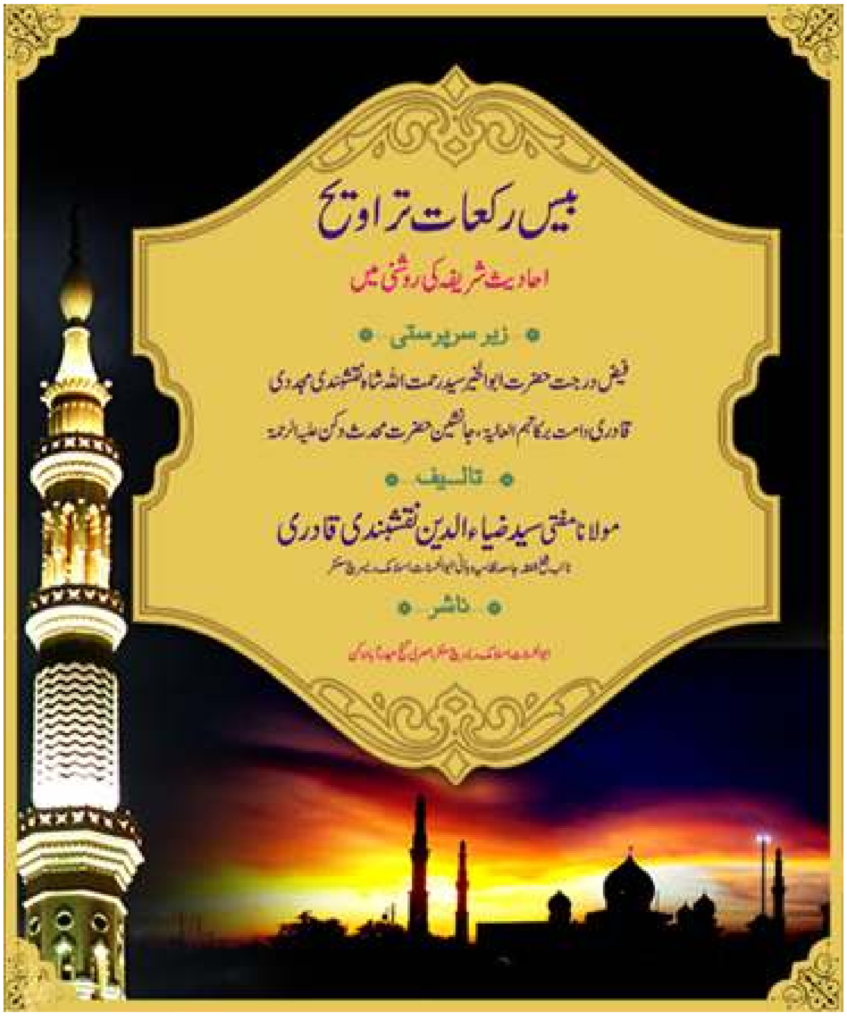
بیس رکعات تراویح
احادیث شریفہ کی روشنی میں
زیر سرپرستی
فیض درجت حضرت ابوالخیر سید رحمت اللہ شاہ نقشبندی مجددی
قادری دامت برکاتہم العالیہ، جانشین حضرت محدث دکن علیہ الرحمۃ
تالیف
مولانا مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی قادری
ناشر

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	بیس رکعات تراویح احادیث شریفہ کی روشنی میں
تالیف	:	مولانا مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی قادری، نائب شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ بانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر
طبع اول	:	شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ م اگسٹ ۲۰۰۸ء
تعداد اشاعت	:	دو ہزار (2000)
قیمت	:	35 روپئے
ناشر	:	ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد دکن فون نمبر 040-24469996
کمپوزنگ	:	ابوالبرکات کمپیوٹر سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد دکن

ملنے کے پتے

(۱) جامعہ نظامیہ، شبلی گنج، حیدرآباد دکن،

(۲) ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، حیدرآباد

(۳) ادارہ منہاج القرآن، مغل پورہ حیدرآباد

(۴) دکن ٹریڈرس، مغل پورہ، حیدرآباد

(۵) عرشی کتاب گھر، میر عالم منڈی، حیدرآباد

(۶) مکتبہ رفاہ عام، گلبرگہ شریف

(۷) ہاشمی محبوب کتب خانہ تعظیم ترک مسجد، بیجاپور

فہرست

- نمازِ تراویح کی فضیلت
- نمازِ تراویح کا حکم
- تراویح بیس رکعات
- تراویح بیس رکعات مقرر ہونے کی حکمت
- علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت
- بیس رکعات کا ثبوت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عمل سے
- عہد فاروقی میں بیس رکعات تراویح پر عمل
- بیس رکعات تراویح کے لئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حکم
- عہد عثمانی میں بیس رکعات تراویح
- بیس رکعات تراویح حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حکم
- پانچ ترویحات میں بیس رکعات پڑھانے کا حکم
- بیس رکعات تراویح پر دیگر صحابہ کرام کا عمل
- بیس رکعات تراویح مدینہ منورہ میں
- صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمل
- بیس رکعات تراویح پر صحابہ کرام کا اجماع واتفاق
- بیس رکعات تراویح پر تابعین کا عمل
- حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کا عمل بیس رکعات تراویح پر
- حارث رضی اللہ عنہ بیس رکعات تراویح پڑھایا کرتے

- حضرت ابوالبختری رضی اللہ عنہ بیس رکعات تراویح کی امامت فرماتے
- بیس رکعات تراویح، حضرت عطاء کی گواہی
- بیس رکعات تراویح ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ کا بیان
- بیس رکعات تراویح حضرت علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ کا عمل
- بیس رکعات تراویح عہد شاہ زمن سے محدث دکن تک
- تابعین کرام، جمہور علماء اور فقہاء احناف و شوافع کا عمل
- حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا قول
- بیس رکعات تراویح، ائمہ امت کا فیصلہ
- فقہاء احناف کا مذہب
- حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت
- بیس رکعات تراویح فقہ حنبلی میں
- بیس رکعات تراویح فقہ شافعی میں
- فقہ مالکی
- چھتیس رکعات والی روایت کی توجیہ
- محدثین کا ایک قاعدہ
- آٹھ رکعات کی روایت کا معنی و مفہوم
- آٹھ رکعات والی روایت تہجد سے متعلق ہے
- بیس رکعات کو بدعت کہنا قرینہ انصاف نہیں
- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے تراویح آٹھ رکعات ماننے پر لازم آنے والی خرابیاں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی حبیبہ سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ الطیبین الطاھرین واصحابہ الاکرمین الافضلین ومن احبھم وتبعھم باحسان الی یوم الدین اجمعین امابعد!

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام مقدس کے نزول کے لئے ماہ رمضان کا انتخاب فرمایا اور قرآن مجید میں دیگر مہینوں کے بالمقابل اس کا نام ذکر فرمایا: **شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدیً للناس وبینٰت من الھدی والفرقان.**

ترجمہ: ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا، جولوگوں کے لئے ہدایت ہے اور اس میں ہدایت دینے والی اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی واضح نشانیاں ہیں۔(البقرۃ۔۱۸۵)

ماہ رمضان کی آمد کے ساتھ ہی رحمت الٰہی جوش زن ہوجاتی ہے، آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں، جنت کے دروازے واہوجاتے ہیں، ہر سو صفت رحمت کا ظہور ہوتا ہے، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات ستودہ میں ایک صفت سخاوت وفیاضی ہے، ماہ رمضان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم دیگر مہینوں کی بہ نسبت زیادہ سخاوت فرماتے جیسا کہ صحیح

بخاری شریف ج۱، باب کیف کان بدء الوحی، ص۳ میں حدیث پاک ہے: **عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود الناس و کان اجود مایکون فی رمضان حین یلقاہ جبرئیل.**

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخاوت فرماتے والے ہیں اور آپ کی سخاوت اس وقت اپنے کمال پر ہوتی جب ماہ رمضان میں جبریل امین علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے۔

امام بیہقی کی شعب الایمان میں حدیث پاک ہے: **عن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل شہر رمضان اطلق کل اسیر واعطی کل سائل۔**

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا: جب ماہ رمضان آتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر گرفتار کو آزاد کر دیتے اور ہر مانگنے والے کو عطا فرماتے۔

(بیہقی شعب الایمان، فضائل شہر رمضان، حدیث نمبر: ۳۴۲۵)

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو احکام مقرر کرنے اور اس کا اجر وثواب متعین کرنے کا مکمل اختیار عطا فرمایا چونکہ ماہ رمضان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ سخاوت فرماتے ہیں، اسی لئے عادت مبارکہ کے مطابق آپ نے رمضان کے خصوصی احکام مقرر فرمائے اور خصوصی اجر وثواب کی بشارت عطا فرمائی۔

نفل کا ثواب فرض کے برابر، فرض کا ثواب ستر فرائض کے برابر، روزہ دار کو افطار کرانے پر روزہ رکھنے کا ثواب، روزہ دار کو شکم سیر کرنے پر جام کوثر سے سیرابی کی بشارت، مومن کے رزق میں اضافہ کا وعدہ، اعتکاف کرنے والے کے لئے تمام نیک اعمال کرنے کا ثواب وغیرہ۔

رمضان المبارک کے ان خصوصی اعمال پر خصوصی اجر وثواب احادیث شریفہ میں وارد ہے، قرآن کریم کی کسی آیت میں بصراحت اس کا ذکر نہیں، یہ محض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سخاوت کا اثر اور صفت جود کا صدقہ ہے، ماہ رمضان کے ان خصوصی اعمال میں ایک عمل نماز تراویح ہے۔

نمازِ تراویح کی فضیلت

صحیح بخاری شریف، صحیح مسلم شریف، سنن ابوداؤد شریف، سنن نسائی شریف، جامع

ترمذی شریف، سنن ابن ماجہ شریف وغیرہ میں حدیث پاک ہے "**عن أبي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قام رمضان إيمانا وإحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه**"۔

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص رمضان کی راتوں میں بحالتِ ایمان واخلاص قیام کرے اس کے گذشتہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

(صحیح بخاری شریف کتاب الصوم، باب فضل من قام رمضان، ج ۱ ص ۲۶۹، حدیث نمبر: ۲۰۰۹۔

صحیح مسلم شریف، کتاب صلاۃ المسافرین، باب الترغیب فی قیام رمضان، وھو التراویح۔

جامع ترمذی، ابواب الصوم، باب ماجاء فی فضل شھر رمضان، حدیث نمبر: ۶۱۹۔

سنن ابوداؤد، ابواب الصیام، باب فی قیام شھر رمضان، حدیث نمبر: ۱۱۶۵۔

سنن نسائی، کتاب الصیام، باب ثواب من قام رمضان وصامہ، حدیث نمبر: ۲۱۷۴۔

سنن ابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا، باب ماجاء فی قیام شھر رمضان،

حدیث نمبر:۱۳۱۶۔

زجاجۃ المصابیح، باب قیام شہر رمضان، ج۱ص۳۶۲)

نمازِ تراویح کا حکم

نمازِ تراویح مرد حضرات اور خواتین ومستورات کے لئے سنت مؤکدہ ہے، مسجد میں با جماعت نمازِ تراویح ادا کرنا مردوں کے لئے سنت کفایہ ہے، اگر کسی محلّہ کے تمام افراد جماعت ترک کردیں تو سب سنت کو چھوڑنے والے قرار پائینگے، اور خواتین کے لئے گھر میں بغیر جماعت پڑھنا افضل ہے۔ (درمختار، ج۱، ص۵۲۰)(التراویح سنة) مؤکدة ......(للرجال والنساء)......(والجماعة فیها سنة علی الکفایة)

تراویح بیس رکعات

نمازِ تراویح بیس (۲۰) رکعات ہیں، دو دو رکعات کرکے بیس رکعات ادا کرنا اور ہر چار رکعات کے درمیان وقفہ دینا مسنون ہے۔(وهي عشرون ركعة (بعشر تسلیمات)

(درمختار، ج۱، ص۵۲۱)

تراویح بیس رکعات مقرر ہونے کی حکمت

نمازِ تراویح کی رکعتوں کی تعداد بیس مقرر ہونے کی حکمت یہ ہے کہ فرض نمازوں کی تعداد بشمول وتر بیس (۲۰) ہے۔ تراویح سنت ہے اور سنتیں فرائض کی تکمیل کرنے والی ہوتی ہیں، فرض نمازوں کی تکمیل کے لئے اس کی تعداد کے مطابق تراویح بھی بیس (۲۰) رکعات رکھی گئی جیسا کہ علامہ ابن نجیم مصری حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۷۰ھ) نے علامہ حلبی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے بیان کیا ہے: **وذکر العلامة الحلبی ان الحکمة فی کونها عشرین أن السنن شرعت مکملات للواجبات وهی عشرون بالوتر فکانت التراویح کذالک لتقع المساواة بین المکمِل والمکمَل انتهی** ترجمہ: تراویح کے بیس رکعات ہونے میں حکمت یہ ہے کہ سنتیں فرائض کی تکمیل کے لئے مشروع ہوئی ہیں اور فرض نمازیں بشمول وتر بیس رکعات ہیں اسی وجہ سے تراویح کے رکعتوں کی تعداد بھی اسی مقدار ہے تاکہ مکمل کرنے والی نمازوں اور مکمل کی جانے والی نمازوں کے درمیان برابری ہو جائے۔

(البحر الرائق، باب صلاۃ التراویح)

امام زیلعی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۴۳ھ) تحریر فرماتے ہیں: **غایة ما قیل الحکمة فی التقدیر بعشرین واللہ أعلم لیوافق الفرائض الاعتقادیة والعملیة**

كالوتر فانها عشرون.

ترجمہ: تراویح بیس رکعات مقرر ہونے کی حکمت اللہ بہتر جاننے والا ہے یہ ہے کہ تراویح تعداد میں فرائض کے برابر ہوجائے کیونکہ فرض رکعتیں وتر کے ساتھ بیس ہیں۔

(تبیین الحقائق، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

علامہ ابن عابدین شامی حنفی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۵۲ھ) تحریر فرماتے ہیں: **ولا يخفى أن الرواتب وان كملت أيضا الاأن هذا الشهر لمزيد كماله زيد فيه هذا المكمل فتكمل.** ترجمہ: یہ بات پوشیدہ نہیں کہ فرائض کے ساتھ والی سنتیں اگرچہ کامل ہوتی ہیں لیکن یہ مہینہ چونکہ حد درجہ کمال کا ہے اسی لئے اس میں مزید کامل بنانے والی سنتوں کا اضافہ کیا گیا تا کہ یہ مکمل سے اکمل ترین ہوجائیں۔

(رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل)

بیس رکعات کا ثبوت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک عمل سے

سنن بیہقی، معجم کبیر للطبرانی، معجم اوسط للطبرانی، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند عبد بن حمید ،المطالب العالیۃ لا بن حجر العسقلانی ،مجمع الزوائد، زجاجۃ المصابیح، خلاصۃ الاحکام

للنووی، التلخیص الحبیر لابن حجر العسقلانی، فتح الباری شرح صحیح بخاری، الفقہ الاسلامی وادلتہ اور سبل الھدیٰ والرشاد میں حدیث پاک ہے "**عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فی شهر رمضان بعشرین رکعة والوتر۔**

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ رمضان میں بیس (۲۰) رکعات تراویح اور وتر ادا فرمائی۔

(سنن کبریٰ للبیھقی، کتاب الصلوۃ، باب ماروی فی عدد رکعات القیام، حدیث نمبر: ۴۷۹۹۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۲ ص ۲۸۶، باب نمبر: ۲۲۷، حدیث نمبر: ۱۳۔

المطالب العالیۃ لابن حجر العسقلانی، کتاب النوافل، باب قیام رمضان، حدیث نمبر: ۶۲۴۔

معجم اوسط طبرانی، باب الالف من اسمہ احمد، حدیث نمبر: ۸۱۰/ ۵۵۹۸۔

معجم کبیر طبرانی، حدیث نمبر: ۱۱۹۳۴۔

مجمع الزوائد، باب قیام رمضان، ج ۳ ص ۱۷۲۔

مسند عبد بن حمید، مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ، حدیث نمبر: ۶۵۵۔

زجاجۃ المصابیح، باب قیام شھر رمضان، ج ۱ ص ۳۶۶۔

خلاصۃ الاحکام للنووی، ج ا ص ۵۷۹، حدیث نمبر: ۱۹۷۱۔
التلخیص الحبیر لابن حجر العسقلانی، تابع لکتاب الصلوۃ ج ۲ ص ۵۲، حدیث نمبر: ۵۴۰۔
فتح الباری شرح صحیح بخاری، باب فضل من قام رمضان۔
الفقہ الاسلامی وادلتہ، الفصل الثامن: النوافل اوصلوۃ التطوع۔
سبل الہدی والرشاد، جماع ابواب سیرتہ، الباب السادس فی صلاتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۸ ص ۲۶۷۔)

عہد فاروقی میں بیس رکعات تراویح پرعمل

"عن یزید بن رومان انہ قال کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطاب فی رمضان بثلاث وعشرین رکعۃ"

ترجمہ: حضرت یزید بن رومان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ تیئیس (۲۳) رکعات (بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر) پڑھتے تھے۔

(سنن کبری للبیہقی، کتاب الصلوۃ، باب ماروی فی عدد رکعات القیام، حدیث نمبر: ۴۸۰۲۔

بیہقی شعب الایمان، قیام شہر رمضان، حدیث نمبر: ۳۱۲۳۔
معرفۃ السنن والآثار للبیہقی، کتاب الصلوۃ، باب قیام رمضان، حدیث نمبر: ۱۴۴۳۔
مؤطا امام مالک، کتاب الندا للصلوۃ، باب ماجاء فی قیام رمضان، ص۴۰، حدیث نمبر: ۲۳۳۔ زجاجۃ المصابیح، باب قیام شہر رمضان، ج۱ص۳۶۶۔
خلاصۃ الاحکام للنووی ج۱ص۵۷۶/۵۷۷، حدیث نمبر: ۱۹۶۲۔
عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب صلوۃ اللیل۔
فتح الباری شرح صحیح بخاری، باب صلوۃ التراویح۔
مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، کتاب الصلوۃ، باب قیام شہر رمضان۔
فتح القدیر، کتاب الصلاۃ، فصل فی قیام شہر رمضان۔
البحر الرائق شرح کنز الدقائق، باب صلوۃ التراویح۔
الکافی لابن قدامۃ، کتاب الصلوۃ۔
الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، ج۲۷ص۱۴۱/۱۴۲۔ سن طباعت: ۱۴۲۷۔
بدایۃ المجتہد، کتاب الصلوۃ، الباب الخامس فی قیام رمضان، ج۱ص۲۱۰۔)
علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۵۵ھ) اس روایت کی شرح کرتے

ہوئے فرماتے ہیں:قال ابن عبدالبر ھذا محمول علی أن الثلاث للوتر ۔علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تیئیس (۲۳) رکعات کا مطلب تین رکعات وترا اور بیس رکعات تراویح ہیں۔

(عمدۃ القاری، کتاب التراویح، باب فضل من قام رمضان، ج۸ص۲۴۵)

بیس رکعات تراویح کے لئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا حکم

مصنف ابن ابی شیبہ میں حدیث پاک ہے"عن یحیی بن سعید ان عمر بن الخطاب أمر رجلا یصلی بھم عشرین رکعة''.

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک صاحب کو بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھانے کا حکم فرمایا۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ، ج۲ص۲۸۵باب نمبر:۲۲۷،حدیث نمبر:۳۔تحفۃ الاحوذی، باب ماجاء فی قیام شھر رمضان ۔)

امام بخاری کے دادا استاذ محدث عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ اپنی مصنف میں روایت نقل فرماتے ہیں: "عن السائب بن یزید قال کنا ننصرف من القیام علی عھد عمر وقد دنا فروع الفجر وکان القیام علی عھد عمر بثلاثة وعشرین رکعة".

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں رات کے قیام سے واپس ہوتے جبکہ فجر کا وقت قریب آچکا ہوتا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رات کی نماز تیئیس رکعات (بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر) ہوتی۔

(مصنف عبدالرزاق، حدیث نمبر:۷۷۳۳)

اس روایت سے بیس رکعات نماز تراویح پر صحابہ کرام کا عمل ثابت ہونے کے ساتھ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ طویل قیام، کثرت تلاوت صحابہ کرام کا شعار رہا ہے۔

کنز العمال شریف کی کتاب الصلوۃ میں روایت ہے: **عن ابی بن کعب أن عمر بن الخطاب أمره أن يصلي بالليل في رمضان فقال: ان الناس يصومون النهار ولا يحسنون أن يقرءوا فلو قرأت عليهم بالليل، فقال: ياأمير المؤمنين هذا شيء لم يكن، فقال: قد علمت ولكنه حسن فصلى بهم عشرين ركعة**

.(ابن منیع.)

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں رمضان المبارک میں رات میں نماز (تراویح) پڑھانے کا حکم دیتے ہوئے

فرمایا کہ لوگ دن میں روزہ رکھتے ہیں اور وہ بہتر طور پر قرأت نہیں کرسکتے، اگر آپ رات (تراویح) میں قرأت کریں تو بہتر ہوگا، انہوں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین یہ ایسا عمل ہے جو اب تک مستقل طور پر باجماعت نہیں ہوا! تو آپ نے فرمایا: یقیناً میں جانتا ہوں، لیکن یہ اچھا کام ہے، تو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اہل اسلام کو بیس رکعات تراویح پڑھائی۔

(کنز العمال، کتاب الصلوۃ من قسم الافعال، الباب السابع فی صلوۃ النفل، حدیث نمبر: ۲۳۴۷۱)

امام بیہقی کی سنن صغری اور معرفۃ السنن والآثار میں روایت ہے: **عن السائب بن یزید قال: كنا نقوم في زمان عمر بن الخطاب رضي الله عنه بعشرين ركعة والوتر.**

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں (۲۰) بیس رکعات تراویح اور وتر پڑھا کرتے۔

(سنن صغری للبیہقی، کتاب الصلوۃ، باب قیام شھر رمضان، حدیث نمبر: ۸۳۳۔
معرفۃ السنن والآثار للبیہقی، کتاب الصلوۃ، باب قیام رمضان، حدیث نمبر: ۱۴۴۳۔

زجاجۃ المصابیح، باب قیام شھر رمضان، ج۱،ص۳۶۶۔
مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، کتاب الصلوۃ، باب قیام شھر رمضان۔
تحفۃ الاحوذی، باب ماجاء فی قیام شھر رمضان۔
فتح القدیر، کتاب الصلوۃ، فصل فی قیام شھر رمضان۔)

عہد عثمانی میں بیس رکعات تراویح

"عن السائب بن یزید قال کانوا یقومون علی عهد عمر بن الخطاب رضی الله عنه فی شهر رمضان بعشرین رکعة قال وکانوا یقرء ون بالمئین وکانوا یتوکئون علی عصیهم فی عهد عثمان بن عفان رضی الله عنه من شدة القیام".

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں رمضان میں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھتے، اور سوسو (۱۰۰) آیتوں والی سورتوں کی تلاوت کرتے تھے اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور میں طول قیام کی وجہ سے اپنی لاٹھیوں کا سہارا لیتے تھے۔
(سنن کبری للبیھقی، کتاب الصلوۃ، باب ماروی فی عدد رکعات القیام، حدیث نمبر:

۴۸۰۱۔

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب صلوۃ اللیل ۔

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، کتاب الصلوۃ، باب قیام شھر رمضان ۔)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۶۷۶ھ) نے خلاصۃ الاحکام میں اس روایت کے صحیح ہونے کا ذکر کیا ہے: رواہ البیھقی باسناد صحیح

ترجمہ: امام بیہقی نے اس کو سند صحیح سے روایت کیا۔

(خلاصۃ الاحکام، کتاب صلوۃ التطوع باب استحباب قیام رمضان، حدیث نمبر: ۱۹۶۱)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے اس فیصلہ کا ذکر ملا علی قاری رحمہ اللہ الباری نے بھی مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلوۃ، باب قیام شھر رمضان میں فرمایا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلوۃ، باب قیام شھر رمضان)

❁ بیس رکعات تراویح حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حکم ❁

امام بیہقی کی سنن کبری اور عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں حدیث پاک موجود ہے

"عن ابی عبدالرحمن السلمی عن علی رضی اللہ عنہ دعا القراء فی رمضان

فامر منهم رجلا يصلي بالناس عشرين ركعة"

ترجمہ: حضرت ابوعبدالرحمٰن سلمی رضی اللہ عنہ سیدنا علی کرم اللہ وجھہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ماہِ رمضان میں حفاظ کرام کو بلوایا اور ان میں سے ایک حافظ صاحب کو حکم فرمایا کہ بیس (۲۰) رکعات تراویح کی امامت کریں۔

(سنن کبریٰ للبیھقی، کتاب الصلوۃ، باب ماروی فی عدد رکعات القیام، حدیث نمبر: ۴۸۰۴۔

زجاجۃ المصابیح، باب قیام شھر رمضان، ج ۱، ص ۳۶۶۔

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، کتاب التھجد، باب تحریض النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی صلاۃ اللیل۔ تحفۃ الاحوذی، باب ماجاء فی قیام شھر رمضان۔)

پانچ ترویحات میں بیس رکعات پڑھانے کا حکم

امام بیہقی کی سنن کبریٰ، مصنف ابن ابی شیبہ اور کنزالعمال وغیرہ میں حدیث پاک مذکور ہے **"عن ابی الحسناء ان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ أمر رجلا أن یصلی بالناس خمس ترویحات عشرین رکعۃ"** ۔ ترجمہ: حضرت ابوالحسناء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی کرم اللہ وجھہ نے ایک صاحب کو حکم فرمایا کہ لوگوں کو پانچ

ترویحات میں بیس رکعات پڑھائیں۔

(سنن کبری للبیہقی ، کتاب الصلوۃ ، باب ماروی فی عدد رکعات القیام ، حدیث نمبر:۴۸۰۵۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ج۲ص۲۸۵ ، باب نمبر:۲۲۷، حدیث نمبر:۲۔
کنز العمال، کتاب الصلوۃ، الباب السابع فی صلوۃ النفل، حدیث نمبر:۲۳۴۷۰۔
عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری، کتاب التراویح، باب فضل من قام رمضان۔
تحفۃ الاحوذی، باب ماجاء فی قیام شھر رمضان۔

ذخائر حدیث کی ان معتمد و مستند کتابوں سے ثابت ہوا کہ بیس (۲۰) رکعات تراویح پر نہ صرف خلفاء ثلاثہ کا عمل رہا بلکہ وہ حکم بھی دیا کرتے کہ تراویح بیس (۲۰) رکعات پڑھائی جائے ، اسلامی قانون میں خلفاء راشدین کی سنت کا مستقل مقام و مرتبہ ہے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی سنت کو اختیار کرنے کا تاکیدی حکم فرمایا، ارشاد ہے: **علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین عضوا علیھا بالنواجذ۔**

ترجمہ: میری سنت لازم کرلو اور خلفاء راشدین مہدیین کی سنت لازم کرلو اور اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑلو۔

(سنن ابن ماجہ شریف ج اص ۵ حدیث نمبر:۴۲)

محدث دکن ابوالحسنات حضرت سید عبداللہ شاہ نقشبندی قادری حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۸۴ھ) فرماتے ہیں: **ان مجموع عشرین رکعة فی التراویح سنة مؤکدة لانه مما واظب علیه الخلفاء وقد سبق ان سنة الخلفاء ایضاً لازم الاتباع وتارکها آثم ۔**

ترجمہ: تراویح میں مکمل بیس رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں کیونکہ یہ ان اعمال میں سے ہے جن پر خلفائے راشدین نے مواظبت کی ہے، اور سابق میں گذر چکا کہ خلفائے راشدین کی سنت بھی لازم الاتباع ہے اور اس کو ترک کرنے والا گناہ گار ہے۔

(حاشیہ زجاجۃ المصابیح، ج ا ص ۳۶۶)

ونیز دیگر صحابۂ کرام وتابعین عظام بھی بیس (۲۰) رکعات تراویح کا اہتمام کیا کرتے تھے، ذیل میں اسی کے متعلق چند روایات پیش کی جارہی ہیں۔

❁ بیس رکعات تراویح پر دیگر صحابہ کرام کا عمل ❁

بیس رکعات تراویح مدینہ منورہ میں:

مصنف ابن ابی شیبہ میں حدیث پاک ہے "**عن عبدالعزیز بن رفیع قال کان ابی بن کعب یصلی بالناس فی رمضان بالمدینة عشرین رکعة ویوتر بثلاث**"

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ماہ رمضان میں مدینہ شریف میں بیس (۲۰) رکعات تراویح کی امامت فرماتے اور تین رکعات وتر پڑھاتے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج ۲ ص ۲۸۵، باب نمبر: ۲۲۷، حدیث نمبر: ۵۔ تحفۃ الاحوذی، باب ماجاء فی قیام شھر رمضان۔)

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عمل

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت اعمش کے حوالہ سے ایک روایت ذکر کی ہے جس میں واضح طور پر مذکور ہے کہ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھایا کرتے: عن الاعمش عن زید بن وھب قال کان عبداللہ بن مسعود یصلی لنا فی شھر رمضان : قال الأعمش کا ن یصلی عشرین ر کعۃ ویوتر بثلاث.

ترجمہ: حضرت اعمش سے روایت ہے وہ حضرت زید بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: آپ نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ماہ رمضان میں ہماری امامت فرماتے اور حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ آپ بیس (۲۰) رکعات تراویح اور تین

رکعات وتر پڑھاتے۔

(عمدۃ القاری، کتاب التراویح، باب فضل من قام رمضان، ج۸ص۲۴۶)

بیس رکعات تراویح پر صحابہ کرام کا اجماع واتفاق

ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۸۷ھ) بیس رکعات تراویح سے متعلق فرماتے ہیں: **والصحیح قول العامة لما روی أن عمر رضی اللہ عنه جمع أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی شهر رمضان علی أبی بن کعب فصلی بهم فی کل لیلة عشرین رکعة ،ولم ینکر أحد علیه فیکون اجماعامنهم علی ذلک.**

ترجمہ: صحیح قول جمہور علماء کا ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ماہ رمضان میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع فرمایا تو انہوں نے ہر رات بیس رکعات پڑھائی اور کسی نے اس پر انکار نہیں کیا اس طرح صحابہ کرام علیہم الرضوان کا اس پر اجماع ہوگیا۔

(بدائع الصنائع، ج۱، کتاب الصلاۃ، فصل فی مقدار التراویح ص۶۴۴)

شارح بخاری صاحب عمدۃ القاری علامہ بدر الدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی

۸۵۵ھ) رقمطراز ہیں: **واحتج أصحابنا والشافعية والحنابلة بما رواه البيهقي باسناد صحيح عن السائب بن يزيد الصحابي قال كانوا يقومون على عهد عمر رضي الله تعالى عنه بعشرين ركعة وعلى عهد عثمان وعلى رضي الله تعالى عنهما مثله**

ترجمہ: ائمہ حنفیہ اور ائمہ شافعیہ حنابلہ نے بیس ۲۰ رر کعات تراویح پر اس حدیث شریف کو دلیل بنایا جس کو امام بیہقی نے اپنی سند صحیح کے ساتھ صحابی رسول حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، آپ نے فرمایا کہ صحابہ کرام اور تابعین عظام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں بیس (۲۰) رکعات تراویح پڑھا کرتے تھے۔

(عمدۃ القاری، ج ۵، کتاب الاذان، باب صلوۃ اللیل ص ۴۵۹)

وفي المغني عن علي أنه أمر رجلاً أن يصلي بهم في رمضان بعشرين ركعة قال وهذا كالاجماع .

ترجمہ: اور مغنی میں حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی روایت مذکور ہے کہ آپ نے ایک صاحب کو حکم دیا کہ وہ رمضان المبارک میں بیس (۲۰) رکعات نماز تراویح پڑھائے ہیں اس کی

شرح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا صحابہ کرام کا یہ عمل گویا اجماع ہے

(عمدۃ القاری، کتاب التہجد، باب تحریض النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی صلوۃ اللیل)

حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ الباری (متوفی ۱۰۱۴ھ) نے مرقاۃ شرح مشکوۃ میں تحریر فرمایا ہے: **لكن أجمع الصحابة على أن التراويح عشرون ركعة .**

ترجمہ: بہرحال صحابہ کرام نے تراویح بیس (۲۰) رکعات ہونے پر اجماع واتفاق کیا ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب الصلوۃ، باب قیام شھر رمضان)

الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ہے: **التراويح سنة..... وعدد ركعاتها عشرون ركعة ، تؤدى ركعتين ركعتين، يجلس بينهما ، مقدار الترويحة ، بعشر تسليمات ثم يوتر بعدها ، ولا يصلي الوتر بجماعة في غير شهر رمضان ، و دليلهم على العدد فعل عمر رضي الله عنه كما أخرج مسلم في صحيحه ، حيث انه جمع الناس أخيرا على هذا العدد في المسجد ، ووافقه الصحابة على ذلك ، ولم يخالفهم بعدالراشدين مخالف.**

ترجمہ: تراویح سنت ہے اور اسکی بیس رکعتیں ہیں جو دو دو رکعات کے طور پر دس سلام

کے ساتھ ادا کی جائیں گی، اس کے بعد وتر ادا کی جائیگی، اور رمضان کے علاوہ مہینوں میں وتر باجماعت ادا نہیں کی جاسکتی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عمل بیس رکعات تراویح پر دلیل ہے جیسا کہ امام مسلم علیہ الرحمۃ نے اپنی صحیح میں اس کی تخریج فرمائی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (مسجد) نبوی شریف میں بیس رکعات پر لوگوں کو جمع فرمادیا، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے اس پر آپ کے ساتھ اتفاق فرمایا اور خلفاء راشدین کے بعد بھی کسی نے ان کی مخالفت نہیں کی۔

(الفقہ الاسلامي وادلتہ، الجزء الثاني، الفصل الثامن، النوافل عند الحنفیۃ)

حضرت شمس الائمۃ سرخسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۴۸۳ھ) مبسوط میں فرماتے ہیں:

وفي اتفاق الصحابة رضوان الله عليهم على تقدير التراويح بعشرين ركعة دليل على أن الواجبات في اليوم والليلة عشرون ركعة وذلك لا يكون الا اذا كان الوتر واجبا. ترجمہ: تراویح کی بیس رکعات پر صحابہ کرام کا متفق ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ دن رات میں فرض و واجب نمازیں بیس رکعات ہیں اور یہ تعداد اسی وقت ہوگی جب کہ وتر کو واجب قرار دیا جائے۔

(مبسوط سرخسی، کتاب الصلاۃ، الفصل الاول في عدد الرکعات)

علامہ ابن تیمیہ نے مجموع الفتاوی میں لکھا ہے: **قد ثبت ان ابی بن کعب کان**

يقوم بالناس عشرين ركعة في قيام رمضان ويوتر بثلاث فرأى كثير من العلماء ان ذلك هو السنة لانه اقامه بين المهاجرين والانصار ولم ينكره منكر .

ترجمہ: یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ماہ رمضان میں بیس رکعات کی امامت فرماتے اور تین رکعات وتر پڑھاتے، لہذا بہت سارے علماء کی رائے ہے کہ یہی سنت ہے کیونکہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے یہ عمل مہاجرین وانصار کی موجودگی میں کیا اور کسی نے اس کا انکار نہیں کیا۔

(مجموع الفتاوی ج ۲۳ باب صلوۃ التطوع ص ۱۱۲)

الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیہ میں علامہ دسوقی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: بیس رکعات تراویح صحابہ وتابعین کا عمل رہا ہے۔

وقال الدسوقي وغيره : كان عليه عمل الصحابة والتابعين

(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیہ۔ ناشر: وزارۃ الاوقاف والشؤن الاسلامیۃ، کویت: ج ۲۷۔ ص ۱۴۱۔۱۴۲)

بیس رکعات تراویح پر تابعین کا عمل

عن عبداللہ بن قیس عن شتیر بن شکل انه کان یصلی فی رمضان عشرین رکعة والوتر. ترجمہ: حضرت عبداللہ بن قیس حضرت شتیر بن شکل رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ماہ رمضان میں بیس رکعات تراویح اور نماز وتر پڑھتے تھے۔

(سنن کبری للبیھقی، کتاب الصلوۃ، باب ماروی فی عدد رکعات القیام، حدیث نمبر: ۴۸۰۳۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۲ ص ۲۸۵، باب نمبر: ۲۲۷، حدیث نمبر: ۱۔ مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح، کتاب الصلوۃ، باب قیام شھر رمضان۔)

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۵۲ھ) نے تہذیب التہذیب میں حضرت شتیر بن شکل رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا ہے: وکان ثقة، آپ معتمد علیہ اور ثقہ ہیں، اور امام نسائی نے بھی آپ کو ثقہ ومعتبر کہا ہے۔

(تہذیب التہذیب، ج ۴ ص ۳۰۷، ۲۷۳/۲۷۴)

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کا عمل بیس رکعات تراویح پر

امام بیہقی نے سنن کبری میں روایت نقل کی ہے کہ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ بیس رکعات تراویح پڑھاتے:

"أخبرنا ابو الخصيب قال كان يؤمنا سويد بن غفلة في رمضان فيصلي خمس ترويحات عشرين ركعة"

ترجمہ: حضرت ابوالخصیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ ہماری امامت فرماتے اور پانچ ترویحوں میں بیس رکعات تراویح پڑھاتے۔

(سنن کبریٰ للبیہقی، کتاب الصلوۃ، باب ماروی فی عدد رکعات القیام، حدیث نمبر:۴۸۰۳۔)

حضرت حارث رضی اللہ عنہ بیس رکعات تراویح پڑھایا کرتے

"عن الحارث انه كان يؤم الناس في رمضان بالليل بعشرين ركعة ويوتر بثلاث ويقنت قبل الركوع"

ترجمہ: حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ماہ رمضان میں رات میں بیس رکعات تراویح کی امامت فرماتے، تین رکعات وتر پڑھاتے اور رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، ج۲ص۲۸۵، باب نمبر:۲۲۷، حدیث نمبر:۶۔)

❁ حضرت ابوالبختری رضی اللہ عنہ بیس رکعات تراویح کی امامت فرماتے ❁

"عن ابی البختری انه کان یصلی خمس ترویحات فی رمضان ویوتر بثلاث"

ترجمہ: حضرت ابوالبختری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ماہ رمضان میں پانچ ترویحے بیس رکعات پڑھتے اور تین رکعات وتر ادا کرتے۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، ج۲ص۲۸۵، باب نمبر: ۲۲۷، حدیث نمبر: ۷۔)

❁ بیس رکعات تراویح، حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کی گواہی ❁

"عن عطاء قال ادرکت الناس وهم يصلون ثلاثة وعشرين ركعة بالوتر"

ترجمہ: حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں نے لوگوں کو بیس رکعات تراویح، تین رکعات وتر جملہ تیئیس رکعات پڑھتے ہوئے پایا۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ، ج۲ص۲۸۵، باب نمبر: ۲۲۷، حدیث نمبر:۹۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری، باب صلوۃ التراویح۔)

بیس رکعات تراویح ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ کا عمل

"عن نافع مولی ابن عمر قال كان ابن ابی مليكة يصلی بنا فی رمضان عشرين ركعة ويقرء بسورة الملائكة فی ركعة"۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے خادم حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ابن ابی ملیکہ ہمیں ماہ رمضان میں بیس رکعات پڑھاتے تھے اور ایک رکعات میں سورہ ملائکہ (فاطر) کی تلاوت فرماتے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج۲ص۲۸۵،باب نمبر:۲۲۷،حدیث نمبر:۴۔)

بیس رکعات تراویح حضرت علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ کا عمل

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے: عن سعيد بن عبيد أن علی بن ربيعة كان يصلی بهم فی رمضان خمس ترويحات ويوتر بثلاث.

ترجمہ: حضرت سعید بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں اہل اسلام کو پانچ ترویحات میں بیس رکعات تراویح پڑھایا کرتے اور تین رکعات وتر پڑھاتے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ، ج۲ص۲۸۵،باب نمبر:۲۲۷،حدیث نمبر:۱۱۔)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے دادا استاذ محدث عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ اپنی مصنف میں سند کے ساتھ بیان فرماتے ہیں:

عبدالرزاق عن الثوری عن اسماعیل بن عبدالملک قال: کان سعید بن جبیر یؤمنافی شهر رمضان ، فکان یقرأبالقراء تین جمیعا ، یقرأ لیلة بقراء ة ابن مسعود فکان یصلی خمس ترویحات.

ترجمہ: امام عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سفیان ثوری سے اور آپ نے حضرت اسماعیل بن عبدالملک سے روایت فرمائی کہ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ ماہ رمضان المبارک میں ہماری امامت فرماتے اور دوطریقوں سے قراءت کرتے، ایک رات حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے طریقہ کے مطابق قراءت کرتے اور پانچ ترویحات بیس رکعات ادا کیا کرتے۔ (مصنف عبدالرزاق ،حدیث نمبر:۷۷۴۹)

بیس رکعات تراویح، عہد شاہ زمن سے محدث دکن تک

مذکورالصدر احادیث شریفہ، آثار صحابہ، اقوال ائمہ اور فقہاء ومحدثین کی تصریحات اور اعلام امت کی تعلیقات سے عیاں وآشکار ہوگیا کہ نماز تراویح بیس رکعات ہیں، اس کتاب

میں ذکر کردہ ان فقہاء و محدثین کے اسمائے گرامی سن واری بیان کئے جا رہے ہیں جنہوں نے تراویح کے رکعتوں کی تعداد بیس ہونے کی تصریح فرمائی ہے، تا کہ پتہ چلے کہ بیس (۲۰) رکعات تراویح پر ہر صدی و زمانہ میں **مسلسل عمل** ہوتا رہا اور کبھی موقوف نہیں ہوا۔

- ...... حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ''۲۳ھ''
- ...... حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ''۳۵ھ''
- ...... حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ ''۴۰ھ''
- ...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ''۳۲ھ''
- ...... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ''۳۰ھ''
- ...... حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ''۱۵۰ھ''
- ...... امام عبدالرزاق صنعانی رحمۃ اللہ علیہ ''۲۱۱ھ''
- ...... امام ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ ''۲۳۵ھ''
- ...... امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ''۲۴۱ھ''
- ...... امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ ''۳۰۳ھ''
- ...... امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ ''۳۶۰ھ''

- ...... امام بیہقی شافعی رحمۃ اللہ علیہ "۴۵۸ھ"
- ...... شارح مؤطا علامہ ابو الولید مالکی رحمۃ اللہ علیہ "۴۷۴ھ"
- ...... شمس الائمہ سرخسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ "۴۸۳ھ"
- ...... علامہ قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ "۵۴۴ھ"
- ...... حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ "۵۶۱ھ"
- ...... ملک العلماء کاسانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ "۵۸۷ھ"
- ...... علامہ ابن رشد مالکی رحمۃ اللہ علیہ "۵۹۵ھ"
- ...... علامہ ابن قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ "۶۲۰ھ"
- ...... امام شرف الدین نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ "۶۷۶ھ"
- ...... ابو البرکات عبداللہ بن احمد نسفی حنفی رحمۃ اللہ علیہ "۷۱۰ھ"
- ...... علامہ ابن تیمیہ "۷۲۸ھ"
- ...... صاحب تبیین الحقائق امام زیلعی حنفی رحمۃ اللہ علیہ "۷۴۳ھ"
- ...... صاحب مجمع الزوائد علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ "۸۰۷ھ"
- ...... صاحب فتح الباری حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ "۸۵۲ھ"

- ......﴿ علامہ بدرالدین عینی حنفی رحمۃ اللہ علیہ "۸۵۵ھ"
- ......﴿ صاحب فتح القدیر علامہ ابن ہمام حنفی رحمۃ اللہ علیہ "۸۶۱ھ"
- ......﴿ صاحب سبل الھدی علامہ محمد بن یوسف صالحی رحمۃ اللہ علیہ "۹۴۲ھ"
- ......﴿ علامہ ابن نجیم حنفی رحمۃ اللہ علیہ "۹۷۰ھ"
- ......﴿ علامہ ابن حجر مکی ہیتمی شافعی رحمۃ اللہ علیہ "۹۷۳ھ"
- ......﴿ صاحب کنز العمال علامہ علی المتقی حنفی رحمۃ اللہ علیہ "۹۷۴ھ"
- ......﴿ صاحب مرقاۃ المفاتیح ملا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ "۱۰۱۴ھ"
- ......﴿ صاحب مجمع الانھر علامہ عبدالرحمٰن محمد حنفی رحمۃ اللہ علیہ "۱۰۷۸ھ"
- ......﴿ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ "۱۱۷۶ھ"
- ......﴿ علامہ ابن عابدین شامی حنفی رحمۃ اللہ علیہ "۱۲۵۲ھ"
- ......﴿ حضرت ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ نقشبندی حنفی محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ "۱۳۸۴ھ"

اس جدول کے اختتام پر حسن ختام کے بطور خاتمۃ المحققین، فخر المحدثین، زبدۃ العارفین حضرت ابوالحسنات سید عبداللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری، محدث دکن رحمۃ اللہ علیہ "متوفی ۱۳۸۴ھ" کی عبارت ذکر کی جارہی ہے آپ نے اپنی معرکۃ الاراء تصنیف زجاجۃ

المصابیح میں بیہقی، طبرانی، ابن ابی شیبہ، بغوی اور عبد بن حمید کے حوالہ سے روایات ذکر فرمائیں کہ تراویح بیس رکعات ہی ہیں۔

و نیز آپ نے بیہقی کے حوالہ سے ایک روایت ذکر فرمائی ہے: **عن شبرمة و كان من اصحاب علي انه كان يؤمهم في رمضان فيصلي خمس ترويحات۔**

ترجمہ: حضرت شبرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں، آپ ماہ رمضان میں پانچ ترویحات بیس رکعات تراویح پڑھاتے۔

(زجاجۃ المصابیح، باب قیام شھر رمضان، ج ا ص ۳۶۹)

تابعین کرام، جمہور علماء اور فقہاء احناف و شوافع کا عمل

بیس رکعات تراویح پر صحابہ کرام کا اجماع ہے اور اسی پر تابعین، جمہور علماء، اہل کوفہ، شوافع اور فقہاء کرام کی ایک بڑی جماعت کا عمل ہے جیسا کہ عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے: **واما القائلون به من التابعين فشتير بن شكل، وابن أبي مليكة، والحارث الهمداني، وعطاء بن ابي رباح، وابو البختري وسعيد بن أبي الحسن البصري أخو الحسن، وعبدالرحمن ابن ابي بكر، وعمران العبدي، وقال ابن عبدالبر وهو قول جمهور العلماء وبه قال الكوفيون والشافعي وأكثر**

الفقهاء وهو الصحيح.

ترجمہ:اب رہا تابعین کرام میں جو حضرات بیس (۲۰) رکعات تراویح کے قائل ہیں ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں: حضرت شتیر بن شکل رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حارث ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عطاء بن ابی رباح، حضرت ابوالبختری ،حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے بھائی حضرت سعید بن ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر اور حضرت عمران عبدی رضی اللہ عنہم بھی ہیں، اور علامہ ابن عبدالبر نے فرمایا کہ یہی تمام علماء کا قول ہے اور تمام اہل کوفہ کا یہی مذہب ہے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اور اکثر فقہاء کرام نے یہی کہا ہے اور یہی زیادہ درست بات ہے۔

(عمدۃ القاری، کتاب التراویح، ج۸ص۲۴۶)

ائمہ اربعہ امام اعظم ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور ایک قول کے مطابق امام مالک رحمھم اللہ تعالی کا اتفاق ہے کہ نماز تراویح بیس رکعات ہیں۔

ملک العلماء علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ بدائع الصنائع میں رقمطراز ہیں:"وأما قدرها فعشرون ركعة، وهذا قول عامة العلماء ... والصحيح قول العامة لما روى ان عمر رضي الله عنه جمع أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في

شهر رمضان علی ابی ابن کعب فصلی بهم فی کل لیلة عشرین رکعة ولم ینکر علیه أحد فیکون إجماعا علی ذلک۔

ترجمہ: تراویح تو بیس رکعات ہی ہیں، یہ اکثر علماء کا قول ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ماہ رمضان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع کیا تو انہوں نے صحابہ کو ہر رات بیس رکعات تراویح پڑھائیں اور کسی نے بیس رکعات تراویح پر اعتراض نہیں کیا، اس طرح صحابہ کرام کا اس پر اجماع ہوگیا۔

(بدائع الصنائع ج ۱ ص ۶۴۴)

علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ البحر الرائق میں تحریر فرماتے ہیں: نماز تراویح کے بیس رکعات ہیں، جمہور فقہاء کا قول یہی ہے اور مشرق ومغرب میں مسلمانوں کا عمل اسی پر ہے"

وعلیه عمل الناس شرقا وغربا"۔

(البحر الرائق، ج ۲، ص ۱۱۷)

❁ بیس رکعات تراویح حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا مذہب ❁

قطب الاقطاب فرد الافراد غوث اعظم دستگیر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی حسنی حسینی رضی

اللہ عنہ غنیۃ الطالبین میں رقمطراز ہیں "وھی عشرون رکعۃ" نماز تراویح بیس رکعات ہیں۔

(غنیۃ الطالبین ج۲، ص۱۶)

بیس رکعات تراویح، ائمہ امت کا فیصلہ

علامہ شلبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: "وھی عشرون رکعۃ" "ای عندنا وبہ قال الشافعی واحمد ونقلہ القاضی عیاض عن جمھور الفقھاء "۔ نماز تراویح ہمارے پاس بیس رکعات ہیں اور یہی امام شافعی وامام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کا مذہب ہے، علامہ قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے جمہور فقہاء سے بیس رکعات کو نقل کیا۔

(حاشیہ تبیین الحقائق ج۱، ص۴۴۳)

علامہ ابن عابدین شامی حنفی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۵۲ھ) نے لکھا ہے:

(قولہ وھی عشرون رکعۃ) ھو قول الجمھور وعلیہ عمل الناس شرقا وغرباً.

ترجمہ: تراویح بیس رکعات ہیں، جمہور فقہاء کا یہی مذہب ہے۔

(ردالمحتار ج۱، ص۵۲۱)

موسوعہ فقہیہ میں ہے: فذھب جمھور الفقھاء من الحنفیۃ، والشافعیۃ، والحنابلۃ، وبعض المالکیۃ الی أن التراویح عشرون رکعۃ.

ترجمہ: جمہور فقہاء احناف، شوافع، حنابلہ اور بعض مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ تراویح بیس رکعات ہیں۔

موسوعہ فقہیہ میں علامہ علی سنہوری کی عبارت مذکور ہے: **وقال علی السنهوری: هو الذي عليه عمل الناس واستمر الى زماننا في سائر الامصار .**

ترجمہ: اس پر لوگوں کا عمل ہے اور اسی پر تمام شہروں میں عمل ہوتا چلا آرہا ہے۔

(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیہ۔ ج ۲۷۔ ص ۱۴۱۔۱۴۲)

فقہاء احناف کا مذہب

حضرت شمس الائمۃ سرخسی حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے (متوفی ۴۸۳ھ) مبسوط میں تحریر فرمایا

:فانها عشرون ركعة سوى الوتر عندنا.

ترجمہ: ہمارے پاس تراویح وتر کے علاوہ، بیس رکعات ہیں۔

(مبسوط سرخسی، کتاب الصلاۃ، الفصل الاول فی عدد رکعات التراویح)

ملک العلماء علامہ کاسانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۸۷ھ) فرماتے ہیں:

وأما قدرها فعشرون ركعة في عشر تسليمات، في خمس ترويحات كل تسليمتين ترويحة وهذا قول عامة العلماء.

ترجمہ: تراویح کی رکعتیں دس سلام کے ساتھ پانچ ترویحوں میں بیس رکعات ہیں، ہر دو سلام کے ساتھ کی چار رکعات ایک ترویحہ ہے، جمہور اہل علم کا یہی قول ہے۔

(بدائع الصنائع، ج۱، کتاب الصلاۃ، فصل فی مقدار التراویح ص۶۴۴)

امام عبداللہ بن احمد نسفی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۱۰ھ) فرماتے ہیں: وســــن فــي رمضان عشرون ركعة.

ترجمہ: ماہ رمضان میں بیس رکعات تراویح مسنون ہیں۔

(کنزالدقائق، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل فصل فی التراویح ص۳۶)

امام زیلعی حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۴۳ھ) تحریر فرماتے ہیں: (قــولــــه وهـــي عشـرون ركعة) أى عندنا وبه قال الشافعي وأحمد ونقله القاضي عياض عن جـمهـور العلماء. ترجمہ: تراویح ہمارے نزدیک بیس رکعات ہیں اور امام شافعی و امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہما نے بھی یہی فرمایا ہے، علامہ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے جمہور علماء سے یہی نقل کیا ہے۔

(تبیین الحقائق، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل)

علامہ ابن نجیم مصری حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے (متوفی ۹۷۰ھ) البحر الرائق میں تحریر فرمایا

ہے:وقوله عشرون ركعة بيان لكميتها وهو قول الجمهور لما في المؤطا عن يزيد بن رومان قال كان الناس يقومون في زمن عمر بن الخطاب بثلاث وعشرين ركعة وعليه عمل الناس شرقا وغربا.

ترجمہ: جمہور فقہاء کا قول یہی ہے کہ تراویح بیس رکعات ہیں، جیسا کہ موطا امام مالک میں یزید بن رومان رضی اللہ عنہ کی روایت موجود ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک میں لوگ تیئیس رکعات، (بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر) پڑھتے تھے، اسی پر مشرق ومغرب میں مسلمانوں کا عمل ہے۔

(البحر الرائق ج ۲، باب الوتر والنوافل ص ۱۱۷)

فتاوی عالمگیری، تراویح کے بیان میں ہے:وهي خمس ترويحات كل ترويحة أربع ركعات بتسليمتين كذا في السراجية ولو زاد على خمس ترويحات بالجماعة يكره عندنا.هكذا في الخلاصة.

ترجمہ: نماز تراویح پانچ ترویحات ہیں، ہر ترویحہ میں چار رکعات ہیں جو دو سلام سے ادا کی جاتی ہے اگر جماعت کے ساتھ پانچ ترویحوں سے زیادہ پڑھیں تو ہمارے پاس مکروہ ہے۔

(فتاوی عالمگیری، ج۱، کتاب الصلاۃ، الباب التاسع فصل فی التراویح، ص۱۱۵)

صاحب مجمع الانھر علامہ عبدالرحمٰن محمد معروف بہ شیخ زادہ حنفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۰۷۸ھ) فرماتے ہیں کہ وتر کے علاوہ تراویح بیس (۲۰) رکعات ہیں: (عشـــرون رکعة سوی الوتر)۔

(مجمع الانھر فی شرح ملتقی الابحر، کتاب الصلوۃ، فصل فی التراویح)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۱۷۶ھ) اپنی مایہ ناز کتاب حجۃ اللہ البالغۃ میں تعداد رکعات تراویح سے متعلق تحریر فرماتے ہیں: وعددہ عشرون رکعة۔

ترجمہ: تراویح بیس رکعات ہیں۔

(حجۃ اللہ البالغۃ، باب قیام رمضان، ج۲ص۱۸)

الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ہے: وقد سئل أبو حنيفة عما فعله عمر رضي الله عنه فقال: التراويح سنة مؤكدة ، ولم يتخرجه عمر من تلقاء نفسه ، ولم يكن فيه مبتدعاً، ولم يأمر به الاعن أصل لديه ، وعهد من رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عمل سے متعلق استفسار کیا گیا تو انہوں نے فرمایا، تراویح سنت مؤکدہ ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنی طرف سے نہیں نکالا اور نہ وہ اس میں نیا طریقہ ایجاد کرنے والے ہیں، اور انہوں نے اسکا جو حکم دیا ہے اپنے پاس موجود کسی دلیل کی بناء پر ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ عمل مبارک سے اس کو اختیار کیا۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ، الجزء الثانی، الفصل الثامن، النوافل عند الحنفیۃ)

بیس رکعات تراویح فقہ حنبلی میں

علامہ ابن قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے (متوفی ۶۲۰ھ) اپنی کتاب الکافی میں تحریر فرمایا ہے: **فالسنة أن يصلى بهم عشرين ركعة فى الجماعة لذلك، ويوتر الامام بهم بثلاث ركعات.** ترجمہ: سنت یہ ہے کہ تراویح بیس رکعات جماعت کے ساتھ ادا کی جائے اور امام تین رکعات وتر کی بھی امامت کرے۔

(الکافی، کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ التطوع)

بیس رکعات تراویح فقہ شافعی میں

علامہ ابن حجر ہیتمی مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۷۳ھ) اپنی کتاب المنھاج القویم

میں رقمطراز ہیں، **لكن اجمع عليه الصحابة رضوان الله عليهم اجمعين.**

ترجمہ: بہرصورت صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا بیس رکعات تراویح پر اجماع واتفاق ہے۔

(المنهاج القويم، باب صفة الصلوة، ص ۱۳۸)

علامہ ابوالولید سلیمان بن خلف اندلوسی مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے (متوفی ۴۷۴ھ) اپنی کتاب المنتقی شرح المؤطا میں لکھا ہے: **واختار الشافعي عشرين ركعة غير الوتر على حديث يزيد بن رومان** ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت یزید بن رومان رضی اللہ عنہ کی حدیث سے استدلال کرتے ہوئے وتر کے علاوہ تراویح بیس (۲۰) رکعات کہا ہے۔

(المنتقی شرح الموطا، کتاب النداء للصلوۃ، باب ماجاء فی قیام رمضان)

❁ فقہ مالکی ❁

علامہ ابن رشد مالکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۹۵ھ) بدایۃ المجتہد میں تحریر فرماتے ہیں: **فاختار مالك في أحد قوليه وأبو حنيفة والشافعي وأحمد وداود القيام بعشرين ركعة سوى الوتر.**

ترجمہ: ایک قول کے مطابق امام مالک اور امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد

اور داؤد رحمہم اللہ نے وتر کے سوا بیس رکعات تراویح پڑھنے کو اختیار کیا ہے۔
(بدایۃ المجتھد ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس فی قیام رمضان، ج ا، ص ۲۱۰)

چھتیس رکعات والی روایت کی توجیہ

قال الشافعية : و لأهل المدينة فعلها ستا وثلاثين، لأن العشرين خمس ترويحات، وكان أهل مكة يطوفون بين كل ترويحتين سبعة اشواط، فحمل أهل المدينة بدل كل اسبوع ترويحة ليساووهم ، قال الشيخان : و لا يجوز ذلك لغيرهم ، وهو الأصح كماقال الرملي لأن لأهل المدينة شرفاً بهجرته صلى الله عليه وسلم ومدفنه.

ترجمہ: فقہاء شافعیہ فرماتے ہیں اہل مدینہ چھتیس رکعتیں ادا کرتے ہیں رکعات تراویح چونکہ پانچ ترویحے ہیں اور اہل مکہ ہر دو ترویحوں کے درمیان طواف کرتے تو اہل مدینہ ہر طواف کے بدلہ ایک ترویحہ ادا کرنے لگے تا کہ وہ عمل میں اہل مکہ کے برابر ہو جائیں اور یہ اہل مدینہ کے سوا دوسروں کے لئے درست نہیں، یہی صحیح ترین مذہب ہے جیسا کہ علامہ رملی نے فرمایا چونکہ مدینہ طیبہ حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جائے ہجرت اور اس میں آپ کا روضہ اطہر ہونے کے سبب اہل مدینہ کو دوسروں کے بالمقابل عظیم شرف حاصل ہے۔

(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ ۔ ج ۲۷۔ص ۱۴۳،ان،اشر: وزارۃ الاوقات والشؤن الاسلامیۃ،کویت)

صحیح احادیث شریفہ سے ثابت ہو چکا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بیس رکعات تراویح ادا کرتے تھے اوران تین خلفاء راشدین کے مبارک زمانہ میں اہل اسلام کا معمول یہی تھا بلکہ بیس رکعات تراویح پرصحابہ کرام کا اجماع ہو چکا جیسا کہ ائمہ اعلام اور فقہاء اسلام کی تصریحات سے معلوم ہوا۔عموما بلاد اسلام میں اور خصوصا حرمین شریفین میں بھی بیس رکعات پر ہی عمل کیا جارہا ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیس رکعات ادا کرنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں لہذا تراویح بیس رکعات پڑھنا خلاف سنت ہے،آٹھ رکعات پڑھنا چاہئے تو اس کے جواب میں چند باتیں عرض کی جاتی ہیں:

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک ،امام بیہقی کی شعب الایمان میں ،امام طبرانی کی معجم کبیر ،معجم اوسط میں ،مصنف ابن ابی شیبہ ،مسند عبد بن حمید ،مجمع الزوائد اور زجاجۃ المصابیح میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے حدیث پاک منقول ہے:"عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في شهر رمضان

بعشرين ركعة والوتر"۔

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہِ رمضان میں بیس (۲۰) رکعات تراویح اور وتر ادا فرمائی۔

(سنن کبریٰ للبیھقی، کتاب الصلوۃ، باب ماروی فی عدد رکعات القیام، حدیث نمبر: ۴۷۹۹۔ مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۲ ص ۲۸۶، باب نمبر: ۲۲۷، حدیث نمبر: ۱۳۔

المطالب العالیۃ لابن حجر العسقلانی، کتاب النوافل، باب قیام رمضان، حدیث نمبر: ۶۲۴۔

معجم اوسط طبرانی، باب الألف من اسمہ احمد، حدیث نمبر: ۸۱۰/۵۵۹۸۔

معجم کبیر طبرانی، حدیث نمبر: ۱۱۹۳۴۔

مجمع الزوائد، باب قیام رمضان، ج ۳ ص ۱۷۲۔

مسند عبد بن حمید، مسند ابن عباس رضی اللہ عنہ، حدیث نمبر: ۶۵۵۔

زجاجۃ المصابیح، باب قیام شہر رمضان، ج ۱، ص ۳۶۶۔

خلاصۃ الاحکام للنووی، ج ۱ ص ۵۷۹، حدیث نمبر: ۱۹۷۱۔

التلخیص الحبیر لابن حجر العسقلانی، تابع لکتاب الصلوۃ ج ۲ ص ۵۲، حدیث نمبر: ۵۴۰۔

فتح الباری شرح صحیح بخاری، باب فضل من قام رمضان۔
الفقہ الاسلامی وادلتہ، الفصل الثامن: النوافل أوصلوۃ التطوع۔
سبل الہدی والرشاد، جماع ابواب سیرتہ، الباب السادس فی صلاتہ صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۸ ص ۲۶۷۔)

محدثین کا ایک قاعدہ

ائمہ جرح وتعدیل اور فن روایت ودرایت کے ماہرین میں کسی امام اور ماہر فن نے اس روایت کو موضوع اور جھوٹی نہیں کہا، بلکہ ان حضرات نے ضعیف حدیث کے متعلق یہ وضاحت کی ہے کہ جب اس کی تائید میں دیگر روایات موجود ہوں تو اب وہ روایت ضعیف نہیں رہتی بلکہ ''حسن لغیرہ'' ہو جاتی ہے جو قابل عمل اور لائق اتباع ہے، حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اصول حدیث کے مقدمہ میں صراحت کی ہے، **والضعیف ان تعدد طرقه وانجبر ضعفه یسمی حسنا لغیره۔**

ترجمہ: اگر ضعیف حدیث کی کئی سندیں ہوں جس سے اسکے ضعف کی پابجائی ہوتی ہوتو اسکو ''حسن لغیرہ'' کہا جاتا ہے۔

محدثین کے ایک قاعدہ ''ضعیف حدیث پر عمل نہیں کیا جاتا'' کا سہارا لے کر اس مرفوع

روایت کونظر انداز کر دینا اصول وقواعد سے انحراف کرنا ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مذکورہ روایت کی سند میں قدرے ضعف ہے لیکن اس کی تائید میں کئی صحیح احادیث وارد ہیں، صحابہ کرام وتابعین عظام کا عمل ثابت ہے، جس کی وجہ سے اس کو تائید وتقویت ملتی ہے، فن حدیث کا تقاضہ ہے کہ بیس رکعات تراویح پر عمل کیا جائے۔

آٹھ رکعات کی روایت کا معنی ومفہوم

صحیح بخاری شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے، جس میں آٹھ رکعات کا ذکر موجود ہے: عن ابی سلمة بن عبدالرحمن انه اخبره انه سأل عائشة رضی الله عنها کیف کانت صلوة رسول الله صلی الله علیه وسلم فی رمضان فقالت ماکان رسول الله صلی الله علیه وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیره علی احدی عشرة رکعة یصلی اربعا فلاتسأل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی اربعا فلاتسأل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی ثلاثا قالت عائشة فقلت یارسول الله اتنام قبل ان توتر فقال یاعائشة ان عینی تنامان ولا ینام قلبی.

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنھما سے روایت ہے وہ بیان فرماتے

ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: ماہ رمضان میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی کیا کیفیت ہوتی ؟ تو حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان اور اس کے علاوہ مہینوں میں گیارہ رکعات سے زائد ادا نہ فرماتے چار رکعات ادا فرماتے ،ان کے خشوع وخضوع کے حسن وکمال کے کیا کہنے، پھر چار رکعات ادا فرماتے ان کے حسن وکمال کے بارے میں مت پوچھو، پھر تین رکعات ادا فرمایا کرتے ،حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا میں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا آپ وتر ادا کرنے سے پہلے آرام فرماتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) بلاشبہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔

(صحیح بخاری شریف ج۱، کتاب التہجد باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل فی رمضان وغیرہ ص ۱۵۴ حدیث نمبر: ۱۱۴۷/ باب فضل من قام رمضان ص ۲۶۹، حدیث نمبر: ۲۰۱۳، باب کان النبی صلی اللہ علیہ تنام عینہ ولا ینام قلبہ ص ۵۰۴، حدیث نمبر: ۳۵۶۹۔ صحیح مسلم شریف، کتاب صلاۃ المسافرین، حدیث نمبر: ۷۳۸)

آٹھ رکعات والی روایت تہجد سے متعلق ہے

اس روایت کی بناء پر کہا جاتا ہے کہ تراویح آٹھ رکعات ہیں، اس روایت سے تراویح

کے آٹھ رکعات ہونے کا استدلال کرنا صریح غلطی ہے، جو علم حدیث کے فنون، روایت حدیث اور درایت حدیث کے خلاف ہے۔

اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت کو تعمق وامعان سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت تراویح سے متعلق ہے ہی نہیں بلکہ تہجد سے متعلق ہے کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رمضان اور غیر رمضان کے آٹھ رکعات کے بارے میں فرما رہی ہیں اور ہر صاحب عقل جانتا ہے کہ نماز تراویح صرف رمضان میں ادا کی جاتی ہے غیر رمضان میں نہیں ورنہ کہنا ہوگا کہ تراویح سال بھر پڑھی جائے جب کہ اس روایت سے آٹھ رکعات کا استدلال کرنے والے بھی سال بھر تراویح نہیں پڑھتے!!

اس روایت پر عمل اسی وقت ہوگا جب کہ آٹھ رکعات سے تہجد مراد لی جائے۔ان آٹھ رکعتوں کا تہجد ہونا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے، صحیح بخاری شریف میں وارد ہے: **عن عائشة كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل احدى عشرة ركعة فاذاطلع الفجر صلى ركعتين خفيفتين ثم اضطجع على شقه الايمن حتى يجئ المؤذن فيؤذنه .**

ترجمہ: سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

رات میں گیارہ رکعات ادافرماتے پھر جب فجر طلوع ہوجاتی تو دوخفیف رکعتیں ادافرماتے پھر داہنے پہلو پر استراحت فرماتے یہاں تک کہ مؤذن حاضر ہوتے اور آپ کی خدمت میں معروضہ کرتے۔

(صحیح بخاری شریف ج ۲ کتاب الدعوات باب الضجع علی الشق الایمن، حدیث نمبر: ۶۳۱۰)

نیز حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے روز روشن کی طرح عیاں ہوتا ہے کہ آٹھ رکعات والی روایت تہجد سے متعلق ہے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم استراحت فرما کر گیارہ رکعات ادافرماتے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کہتے جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں ہے: **عن ابن عباس قال بت عندخالتی میمونة فتحدث رسول الله صلی الله علیه وسلم مع اهله ساعة ثم رقدفلماکان ثلث اللیل الاخر قعد فنظرالی السماء فقال: ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار لایات لاولی الالباب ثم قام فتوضأواستن فصلی احدی عشرة رکعة ثم اذن بلال فصلی رکعتین ثم خرج فصلی الصبح.**

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں ایک

روز میری خالہ جان ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنھا کے ہاں موجود تھا، تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر اپنی زوجۂ مطہرہ کے ساتھ گفتگو فرمائے پھر آرام فرما ہوئے اور جب رات کا اخیر تہائی حصہ ہوا تو آپ تشریف فرما ہوئے اور آسمان کی طرف ملاحظہ فرما کر یہ آیت تلاوت فرمائے، بے شک آسمان اور زمین کی خلقت اور رات اور دن کی گردش میں عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں، پھر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے، وضو اور مسواک فرما کر گیارہ رکعات نماز ادا فرمائے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت ادا فرمائی پھر باہر تشریف لائے اور نماز فجر ادا فرمائی۔

(صحیح بخاری شریف ج ۲ کتاب التفسیر، ص ۶۵۷، حدیث نمبر:۴۵۶۹)

بیس رکعات کو بدعت کہنا قرینۂ انصاف نہیں

آٹھ رکعات والی روایت سے استدلال کرتے ہوئے بیس رکعات پڑھنے کو بدعت کہنا درست نہیں، اگر مان لیا جائے کہ تراویح آٹھ رکعات ہیں تو بیس رکعات تراویح پڑھنے والا بارہ رکعات زیادہ پڑھ رہا ہے اور ماہ رمضان خیر و بھلائی کا مہینہ ہے احادیث شریفہ سے ثابت ہے کہ اس مہینہ میں زیادہ عبادت کا اہتمام کیا جانا چاہیے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مہینہ میں نفل پڑھنے والے کے لئے فرض کے ثواب کی بشارت دی ہے جیسا کہ امام بیہقی کی

شعب الایمان میں طویل روایت ہے اس کا ایک حصہ ملاحظہ فرمائیں: **من تقرب فیہ بخصلة من الخیر کان کمن ادّی فریضة فیما سواہ.**

ترجمہ: جس شخص نے اس مہینہ میں نفل عمل کیا وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے دوسرے مہینہ میں فرض ادا کیا۔

(بیہقی شعب الایمان، فضائل شہر رمضان، حدیث نمبر: ۳۴۵۵، زجاجۃ المصابیح ج اص ۵۴۱/۵۴۲، کتاب الصوم)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینہ میں دیگر مہینوں سے زیادہ عبادت کا اہتمام فرماتے جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں حدیث پاک ہے: **عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر شد مئزرہ واحیا لیلہ وایقظ اہلہ.**

ترجمہ: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سے زیادہ اہتمام فرماتے، شب بیداری فرماتے اور اپنے اہل خانہ کو بیدار کرتے۔

(صحیح بخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، حدیث نمبر: ۲۰۲۴، صحیح مسلم، کتاب الاعتکاف،

حدیث نمبر:۴(۱۱۷)

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تراویح کو ماہ رمضان کی خصوصی سنت قرار دیا ہے، جیسا کہ سنن نسائی شریف ، سنن ابن ماجہ شریف اور کنز العمال شریف میں حدیث پاک ہے: **حدثني ابي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تبارك وتعالى فرض صيام رمضان عليكم وسننت لكم قيامه.**

ترجمہ: ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما اپنے والد ماجد حضرت عبدالرحمٰن رضی عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالی نے رمضان کے روزے تم پر فرض فرمائے ہیں اور میں نے اس کے قیام تراویح کو تمہارے لئے سنت قرار دیا۔

(سنن نسائی شریف کتاب الصیام، ثواب من قام رمضان وصامہ ایمانا واحتسابا والاختلاف علی الزہری فی الخبر فی ذلک، ج ا ص ۳۰۸ رحدیث نمبر: ۲۱۸۰۔
سنن ابن ماجہ،ابواب اقامۃ الصلوۃ السنۃ فیہا، باب ما جاء فی قیام شہر رمضان، حدیث نمبر: ۱۳۱۸۔
کنز العمال، کتاب الصوم، الفصل الثانی فی فضل صوم شہر رمضان، حدیث

نمبر:۲۳۶۵۹،۲۳۶۶۰،۲۲،۲۳۴۷۲۲،۲۳۴۲۸۹۔

سنن کبری للنسائی، ج ۲ص۸۹،حدیث نمبر:۲۵۲۰)

اس حدیث پاک میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان میں اضافی نماز کے سنت ہونے کا اعلان فرمایا اور امت کو دیگر مہینوں کی بہ نسبت زیادہ عمل کرنے کی ترغیب دی ،تراویح آٹھ رکعات ماننے کی صورت میں یہ کہنا پڑے گا کہ امت کو ترغیب وتشویق دینے کے باوصف خود حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں زیادہ عمل نہیں کیا۔نعوذ باللہ من ذلک

مذکورہ احادیث شریفہ اس بات کی متقاضی ہیں کہ ماہ رمضان میں زیادہ سے زیادہ عبادت کی جائے ،اس کے باوجود بیس رکعات پڑھنے کو بدعت کہنا ماہ رمضان میں خیر سے روکنا ہے جو کسی طور قرینۂ انصاف نہیں۔

مقام افسوس ہے جو عمل عین سنت ہے اس کو خلاف سنت کہا گیا، جو امر احادیث شریفہ میں مطلوب ہے اس کو بدعت قرار دیا گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے تراویح آٹھ رکعات ماننے پر لازم آنے والی خرابیاں

اگر یہاں آٹھ رکعات سے تراویح مراد ہے تو کہنا پڑے گا کہ تراویح سو کر اٹھنے کے

بعد رات کے اخیر تہائی حصہ میں ادا کی جائے جب کہ سو کر اٹھنے کے بعد تراویح پڑھنا کسی کا عمل نہیں۔

اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آٹھ رکعات تراویح سے متعلق فرمائی ہوتیں تو آپ خود بھی آٹھ رکعات تراویح ادا فرماتیں اور سنت کے خلاف عمل دیکھ کر خاموش نہ رہتیں جب کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسی کوئی روایت منقول نہیں ہے کہ آپ آٹھ رکعات تراویح پڑھی ہوں، آپ خلفاء راشدین کے زمانہ میں رہیں، صحابہ کرام بالاتفاق بیس رکعات ادا فرماتے رہے اگر یہ عمل حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مخالف ہوتا تو آپ ضرور نکیر فرماتیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیس رکعات تراویح پر سکوت اختیار کرنا اس بات پر دلیل ہے کہ آپ کی آٹھ رکعات والی روایت تراویح سے متعلق نہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اگر تراویح سے متعلق ہے تو پھر درج ذیل حدیث پاک میں کس نماز کا ذکر ہے؟ دونوں روایتیں ایک ہی نماز سے متعلق نہیں ہوسکتیں کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں رمضان اور غیر رمضان میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے اور مندرجہ ذیل روایت میں دو تین دن کا ذکر ہے۔

صحیح بخاری شریف میں حدیث پاک ہے: عن عائشة قالت كان رسول الله

صلي الله عليه وسلم يصلي من الليل في حجرته وجدار الحجرة قصير فرأى الناس شخص النبي صلى الله عليه وسلم فقام انا س يصلون بصلوته فاصبحوا فتحدثوا بذلک ، فقام الليلة الثانية فقام معه اناس يصلون بصلوته صنعوا ذلک ليلتين اوثلثا حتي اذاكان بعد ذلک جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يخرج ، فلمااصبح ذكر ذلک الناس فقال اني خشيت أن تكتب عليكم صلوة الليل .

ترجمہ: سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت اپنے حجرۂ مبارک میں نماز ادافرماتے جب کہ حجرۂ مبارک کی دیوار چھوٹی تھی ، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھااور آپ کی اقتداء میں نماز پڑھنے لگے، صبح ہوئی صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس کا ذکر کیا، حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری رات نماز ادافرمائی اور صحابہ کرام نے آپ کی اقتداء کی ، ان حضرات نے دو یا تین رات یہی عمل کیا یہاں تک کہ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم (حجرۂ مبارک میں) تشریف فرمارہےاور باہر تشریف نہیں لائے ، جب صبح ہوئی تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس کا ذکر کیاتو حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجھے اندیشہ ہوا کہ رات کی نماز تم پر

فرض قرار دی جائے گی، دوسری روایت میں یہ الفاظ بھی وارد ہیں **فتعجزوا عنها** ، پھر تم اس کو ادا نہ کر سکو گے۔

(صحیح بخاری شریف ج ا کتاب الاذان، باب اذا کان بین الامام والقوم حائط او سترۃ حدیث نمبر: ۷۲۹،صحیح بخاری شریف ،باب من قال فی الخطبۃ بعد الثناء اما بعد،حدیث نمبر:۹۲۴،باب تحریض النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی صلوۃ اللیل والنوافل من غیر ایجاب حدیث نمبر:۱۱۲۹،باب فضل من قام رمضان،حدیث نمبر:۲۰۱۲)

یہ روایت صحیح بخاری شریف میں تین سے زائد مقامات پر موجود ہے اس روایت میں نماز کی ادائیگی کا ذکر ہے لیکن رکعتوں کی تعداد کا بیان نہیں،شارح صحیح بخاری صاحب فتح الباری امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے التلخیص الحبیر میں مذکورہ روایت کے پس منظر میں بیس رکعات کے الفاظ کی صراحت فرمائی ہے۔

(التلخیص الحبیر ،تابع لکتاب الصلوۃ، باب صلاۃ تطوع،حدیث نمبر:۵۴۰)

نیز امام ابن حجر مکی ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ نے نماز تراویح کے رکعتوں کی تعداد کا ذکر کرتے ہوئے اس روایت کو بیان فرمایا: "**عشرون رکعة**" **فی کل لیلة من رمضان بنیة قیام رمضان او سنة التراویح او صلوة التراویح ......لماصح انه صلی الله علیه**

وسلم صلى التراويح ليالي اربعا فصلوها معه ثم تاخر وصلاها في بيته باقي الشهر وقال خشيت ان تفرض عليكم فتعجزوا عنها .

ترجمہ: ’’بیس رکعات‘‘ ماہ رمضان کی ہر رات قیام رمضان یا سنت تراویح یا نماز تراویح کی نیت کے ساتھ، کیونکہ صحیح حدیث وارد ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رات تراویح ادا فرمائی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ کے ساتھ نماز ادا کئے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہیں لائے اور باقی مہینہ اپنے حجرۂ شریف میں نماز ادا فرمائی اور ارشاد فرمایا: مجھے اندیشہ ہوا کہ یہ نماز تم پر فرض ہو جائے گی پھر تم اس کی استطاعت نہ رکھو گے۔(المنہاج القویم)

محمد بن محمد اکمل الدین بابرتی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۸۶ھ) عنایہ شرح ھدایہ میں بیس رکعات تراویح سے متعلق تفصیل کے ساتھ لکھتے ہیں: **روی انه صلی الله علیه وسلم خرج لیلة من لیالی رمضان وصلی عشرین رکعة فلما کانت اللیلة الثانیة اجتمع الناس فخرج وصلی بهم عشرین رکعة، فلما کانت اللیلة الثالثة کثر الناس فلم یخرج علیه الصلاة والسلام وقال ، عرفت اجتماعکم لکنی خشیت أن تکتب علیکم ،فکان الناس یصلونها فرادی الی زمن عمر رضی الله عنه، فقال عمر: انی اری ان اجمع الناس علی امام واحد، فجمعهم علی**

ابی بن کعب فصلی بھم خمس ترویحات عشرین رکعۃ.

ترجمہ: روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان کی راتوں میں ایک رات رونق افروز ہوئے اور آپ بیس رکعات نماز ادا فرمائی پھر جب دوسری رات آئی تو صحابۂ کرام جمع ہوگئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہوئے اور آپ نے بیس رکعات نماز پڑھائی، پھر جب تیسری رات آئی صحابہ کرام بڑی تعداد میں جمع ہوئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رونق افروز نہیں ہوئے ارشاد فرمایا: میں تمہارے جمع ہونے کو جانتا ہوں لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ یہ نماز تم پر فرض قرار دی جائے تو صحابہ کرام حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانہ تک علحدہ علحدہ نماز ادا کرتے رہے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بہتر سمجھتا ہوں کہ لوگوں کو ایک امام کی اقتداء میں جمع کر دوں پھر آپ نے انہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع کر دیا تو انہوں نے پانچ ترویحات، بیس رکعات پڑھائی۔

(العنایہ شرح الھدایہ کتاب الصلاۃ فصل فی قیام شھر رمضان)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک عمل بیس رکعات رہا، صحابہ کرام نے بیس رکعات کی تعداد پر اتفاق کیا، قانون شریعت کی وضاحت کرنے والے فقہاء اسلام نے کتب فقہ وفتاوی میں یہی وضاحت کی، احادیث شریفہ کے ذخیرے اپنے سینوں میں رکھنے والے محدثین نے

اسی پر عمل کیا، ہر صدی میں اسی پر عمل ہوتا رہا، اتنی تفصیل معلوم کرنے کے بعد کوئی حق پسند بیس رکعات تراویح کا انکار نہیں کر سکتا، احادیث شریفہ میں صحیح طور پر عمل اسی وقت ہوگا جب کہ تراویح، بیس رکعات کو مان لیا جائے۔

اللہ سبحانہ وتعالی سے دعا ہے کہ ہمیں اور تمام اہل اسلام کو اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وطفیل راہ حق پر گامزن رکھے اور اس ماہ مبارک میں عمل خیر کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین **بجاه طه و يسو صلى الله تعالى وبارك وسلم عليه واله وصحبه اجمعين**

والحمد لله رب العالمين ' سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم